حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی

سورۃ الماعون کی تفسیر کی روشنی میں

ڈاکٹر مفتی محمد نجیب قاسمی سنبھلی
فاضل دار العلوم دیوبند، انڈیا

یتیم کے ساتھ بدسلوکی، محتاج کی مدد نہ کرنا، ریاکاری اور نماز وزکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی مؤمن کی شان نہیں۔ ۷ آیات پر مشتمل چھوٹی سی سورۃ ’’الماعون‘‘ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی خاص تلقین ہے۔

سورۃ الماعون کا ترجمہ

> ’’کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے۔ سو اگر آپ اس شخص کا حال سننا چاہیں تو سنیے کہ وہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور محتاج کو کھانا دینے کی (دوسروں کو بھی) ترغیب نہیں دیتا۔ (سو اس سے ثابت ہوا کہ) ایسے نمازیوں کے لیے بڑی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں (یعنی ترک کر دیتے ہیں)۔ جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) ریاکاری کرتے ہیں، اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے۔‘‘ (بیان القرآن)

اس سورت میں کفار ومنافقین کے بعض برے افعال اور اُن پر جہنم کی وعید مذکور ہے۔ اگر یہ افعال قیامت کے دن جزا وسزا پر ایمان لانے والے مؤمن سے سرزد ہوں تو وہ اگرچہ بڑے گناہ ہیں، لیکن اس سورۃ میں مذکور وعید اُس سے متعلق نہیں ہے، کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے ساتھ قیامت کے دن اور اس کی جزا وسزا پر ایمان لایا ہوا ہے، مگر اس میں اشارہ اس طرف ضرور ہے کہ یہ برے افعال مؤمن کی شان سے بعید ہیں، یعنی ایک مؤمن کو یہ افعال کبھی نہیں کرنے چاہئیں۔

جن برے افعال کا ذکر اس سورت میں کیا گیا ہے، وہ حسب ذیل ہیں: یتیم کے ساتھ بدسلوکی کرنا۔ قدرت کے باوجود محتاج کی مدد نہ کرنا اور دوسروں کو اس کی ترغیب نہ دینا۔ نمازوں کی ادائیگی میں

اللہ تعالیٰ نے ایسی ایسی آرائش وآرام کی چیزیں½ کر رکھی ہیں کہ ہماری عقل ان کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ دنیاوی آگ کی تپش سے ۷۰ گنا زیادہ ہے، جہاں خون اور پیپ بہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جہنم سے ہماری حفاظت فرما کر ہمارے لیے جنت الفردوس کا فیصلہ فرمائے۔ دنیا میں اس وقت سات ارب انسان بستے ہیں جن کی اکثریت اس بات کا یقین ضرور رکھتی ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے بعد ایک دوسری زندگی بھی ہے جس میں اس دنیاوی زندگی کے اعمال کی جزا یا سزا ملے گی، جو اُخروی زندگی کے برحق ہونے کی خود ایک دلیل ہے۔

یتیموں کا خیال سب سے زیادہ اسلام میں رکھا گیا ہے

یتیم وہ ہے جس کے بالغ ہونے سے قبل اس کے والد کا انتقال ہوگیا ہو۔ نبی اکرم ﷺ بھی یتیم تھے، آپ کے والد ماجد (عبداللہ) اس وقت انتقال فرما گئے جب آپ ﷺ اپنی ماں (آمنہ) کے پیٹ میں تھے، اور والدہ ماجدہ کی وفات اس وقت ہوئی جب آپ ﷺ ۶ سال کے تھے۔ یتیموں کے لیے آپ ﷺ کے دل میں بڑی ہمدردی تھی، اس لیے آپ صحابۂ کرامؓ کو یتیموں کی کفالت کرنے پر اُکسایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے، آپ ﷺ نے قربت بیان کرنے کے لیے بیچ اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا، یعنی یتیم کی کفالت کرنے والا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (بخاری)

حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کی ترغیب وتعلیم میں مذہبِ اسلام کا کوئی ثانی نہیں

شریعتِ اسلامیہ میں مساکین وغرباء کو کھانا کھلانے اور ان کی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے کی بار بار ترغیب وتعلیم دی گئی ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: ’’اسلام میں کون سا عمل زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلانا اور ہر شخص کو سلام کرنا خواہ اس کو پہچانو یا نہ پہچانو۔ (بخاری ومسلم)

اسی طرح فرمانِ رسول ﷺ ہے: ’’جو شخص مؤمن کی کوئی دنیاوی مشکل دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے اس پر سے ایک سختی دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی تنگ دست پر سہولت کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس پر سہولت کرے گا۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد میں رہتا ہے۔‘‘ (صحیح مسلم)

نماز کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا

قرآن وحدیث کی روشنی میں پوری اُمتِ مسلمہ کا اتفاق ہے کہ فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑنا بہت

بڑا گناہ ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں زنا کرنے، چوری کرنے اور شراب پینے سے بھی بڑا گناہ نماز کا ترک کرنا ہے۔ نماز میں کوتاہی کرنے والوں کی سزا کے متعلق صرف تین آیات پیش ہیں:

۱:۔ ’’ان نمازیوں کے لیے خرابی (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو نماز سے غافل ہیں۔‘‘

(سورۃ الماعون: ۴، ۵)

اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز یا تو پڑھتے ہی نہیں، یا پہلے پڑھتے رہے ہیں، پھر سست ہوگئے یا جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھنے کو معمول بنا لیتے ہیں۔ یہ سارے مفہوم اس میں آجاتے ہیں، اس لیے نماز کی مذکورہ ساری کوتاہیوں سے بچنا چاہیے۔

۲:۔ ’’پھر اُن کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، وہ ’’غَيّ‘‘ (جہنم کی وادی) میں ڈالے جائیں گے۔‘‘ (سورۃ مریم: ۵۹)

نماز نہ پڑھنے والوں کو جہنم کی انتہائی گہری اور شدید گرم وادی ’’غَيّ‘‘ میں ڈالا جائے گا، جہاں خون اور پیپ بہتا ہے۔

۳:۔ ’’تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نہ نمازی تھے، نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔‘‘ (سورۃ المدثر: ۴۲-۴۴)

اہلِ جنت‘ جنت کے بالا خانوں میں بیٹھے جہنمیوں سے سوال کریں گے کہ کس وجہ سے تمہیں جہنم میں ڈالا گیا؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں نہ نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ غور فرمائیں کہ جہنمی لوگوں نے جہنم میں ڈالے جانے کی سب سے پہلی وجہ نماز نہ پڑھنا بتایا، کیونکہ نماز ایمان کے بعد اسلام کا اہم اور بنیادی رکن ہے، جو ہر مسلمان کے ذمہ ہے۔ ان تینوں آیات کی شرح کے حوالوں کے لیے مشہور و معروف تفاسیر کا مطالعہ کریں۔

ریاکاری اعمال کی بربادی کا سبب ہے

اعمال کی قبولیت کے لیے اہم اور بنیادی شرط اخلاص ہے۔ بخاری کی پہلی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، لہٰذا نماز کی ادائیگی سے خواہ فرض ہو یا نفل، صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی مطلوب ہونی چاہیے۔ دوسروں کو دکھانے کے لیے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ دوسروں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھنے کو ہمارے نبی نے فتنۂ دجال سے بھی بڑا فتنہ اور شرک قرار دیا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ’’ہم لوگ مسیح دجال

کا ذکر کررہے تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ: میں تمہیں دجال کے فتنے سے زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کردوں؟ ہم نے عرض کیا: ضرور، یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: شرکِ خفی دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے کھڑا ہو اور نماز کو اس لیے لمبا کرے کہ کوئی آدمی اُسے دیکھ رہا ہے۔'' (ابن ماجہ، باب الریاء والسمعہ)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔'' (مسند احمد)

زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا

قرآن وسنت کی روشنی میں اُمتِ مسلمہ کا اجماع ہے کہ جو شخص زکوٰۃ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے، جس پر آخرت میں سخت سزائیں دی جائیں گی، اگر مرنے سے قبل اس نے سچی توبہ نہیں کی۔ سورۂ توبہ آیت نمبر: ۳۴، ۳۵ میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لیے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی کما حقہ زکوٰۃ نہیں نکالتے۔

اس سورت کے آخری لفظ ''مَاعُوْن'' کے معنی معمولی چیز سے کیا گیا ہے۔ اسی لفظ کے نام پر سورت کا نام ''مَاعُوْن'' رکھا گیا ہے۔ اصل میں ''مَاعُوْن'' اُن برتنے کی معمولی چیزوں کو کہتے ہیں جو عام طور سے ایک دوسرے سے مانگ لیا کرتے ہیں، جیسے برتن، وغیرہ۔ پھر ہر قسم کی معمولی چیز کو بھی ''مَاعُوْن'' کہہ دیتے ہیں۔ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی تفسیر زکوٰۃ سے کی ہے، کیونکہ وہ بھی انسان کی دولت کا معمولی (چالیسواں) حصہ ہوتا ہے۔

اس سورت میں ہمارے لیے سبق

اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان کے ساتھ آخرت کی جزا وسزا پر ایمان لانا، یتیموں کی کفالت کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا، مسکین اور محتاج لوگوں کی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے میں سبقت کرنا۔ اگر خود غریب لوگوں کی مدد نہیں کرسکتے تو کم ازکم ایسے کاموں میں شریک ہونا جن کے ذریعہ غریب لوگوں کی مدد کی جارہی ہو۔ خشوع وخضوع کے ساتھ فرض نمازوں کا اہتمام کرنا۔ فرض نماز کے ساتھ سنن ونوافل کی بھی پابندی کرنا۔ ہر نیک عمل صرف اور صرف اللہ کی رضا جوئی کے لیے کرنا۔ ریا اور شہرت' اعمال کی بربادی کا سبب ہیں۔ مال پر زکوٰۃ کے فرض ہونے پر اس کا حساب لگا کر ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی کرنا۔ اگر کوئی پڑوسی یا رشتہ دار روز مرہ استعمال میں آنے والی چیزیں مانگے تو حتی الامکان اسے منع نہ کرنا۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ کرنا۔ حقوق اللہ میں ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت نماز اور زکوٰۃ ہے۔